اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ

# حالاتِ زندگی

عالم دین، رہبر شریعت وطریقت،
عظیم مفسر ومحدث قطب لاہور

حضرت علامہ مولانا الحاج
## مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالی

(۱۹۰۱ء-۱۹۸۹ء)

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

# عالمِ دین، رہبرِ شریعت وطریقت، عظیم مفسر ومحدث, قطب لاہور
# حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالی علیہ

## نام و نسب :

حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی، آپ کے والد ماجد مولانا علاء الدین رحمہ اللہ تعالی مقتدر فاضل اور بلسی ضلع بدایوں میں خطیب تھے، ان کا وصال ۱۹۲۵ء میں ہوا۔ (نور نور چہرے، ص۱۹۹)۔

## تاریخِ پیدائش ومقام :

آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۰۱ء قصبہ آنولہ ضلع بانس.بریلی میں ہوئی۔

## تعلیم وتربیت :

حضرت مفتی صاحب نے ۱۹۱۲ء میں استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حافظ بخش سے قرآن مجید حفظ کیا، بعد ازاں درس نظامی کی جملہ کتب مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف میں درج ذیل اساتذہ سے پڑھیں۔ اکثر وبیشتر کتب اصولِ فقہ، نحو، تفسیر، منطق، فلسفہ، شرح اشارات وغیرہ اور ہیئت شرح چغمینی وغیرہ فاضلِ یگانہ حضرت مولانا احمد دین.بنیری قادری (سوات) سے پڑھیں۔ (نور نور چہرے، ص۱۹۹)

## آپ کے اساتذہ کرام :

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا:

[۱]: حضرت علامہ مولانا احمد دین.بنیری قادری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[۲]: حضرت علامہ مولانا محب احمد قادری بدایونی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[۳]: حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[۴]: حضرت مولانا محمد حافظ بخش قادری آنولوی.بریلوی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[۵]: حضرت مولانا محمد قدیر بخش بدایونی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[٦]: حضرت مولانا واحد حسین فلسفی بدایونی تلمیذ رشید فاضل اجل مولانا حکیم برکات احمد ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

یہ تمام حضرات جامع شریعت وطریقت حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبد القادر قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد اور فیض یافتہ تھے۔ مفتی صاحب قبلہ فرماتے ہیں: کہ آپ کو تمام بخاری شریف یاد تھی، نصف بمع اسانید اور نصف فقط متن مفتی صاحب اپنے استاذِ گرامی مولانا احمد دین بنیری کے متعلق فرماتے ہیں: کہ انہیں ہر فن کا ایک متن یاد تھا، بالخصوص شرح جامی اور عبد الغفور وغیرہ کتب میں آپ کی خاصی شہرت تھی، اکثر اوقات دیگر مدارس کے فارغ التحصیل طلباء آپ سے شرح جامی پڑھنے کے لئے آیا کرتے ایک سو دس سال کی عمر میں آپ کا بدایوں شریف میں وصال ہوا۔

۱۹۲۰ء میں مفتی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی میں مولوی فاضل کا امتحان دیا اور ۱۹۲۲ء میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دورۂ حدیث پڑھا اور سندِ فراغت حاصل کی۔

**اولاد :**

۱۹۱۹ء میں آپ کی شادی ہوئی جس میں سے آپ کے دس صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

## تبلیغ وتدریس :

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریبا سولہ سال تک مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف میں تدریس، افتاء اور تبلیغ کے منصب پر فائز رہے، تین سال تک مدرسہ حنفیّہ قصبہ جُنّیر ضلع پونہ اور تین سال ہی ریاست گوالیار میں تدریس و تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے، پچیس سال سے عید گاہ گڑھی شاہو، مرکز الاولیاء (لاہور) جہاں ان دنوں جامعہ نعیمیہ قائم ہے، فرائضِ خطابت سرانجام دیتے رہے ہیں۔ (نور نور چہرے، ص۲۰۰)

## تصانیف وتالیفات :

آپ نے تدریسی اور تبلیغی مصروفیات کے باوجود تقریبا دس رسائل بھی تحریر فرمائے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

[۱]: صلاۃ المتقین فی قرآن مبین، جس میں آیاتِ قرآنی سے پانچ نمازوں کے ثبوت کے علاوہ دیگر بہت سے مسائلِ نماز عام فہم انداز میں بیان کئے ہیں۔

[۲]: حقوق الزوجین

[۳]: حقوق الوالدین

[۴]: احکامِ جنازہ

[۵]: چہل حدیث

[۶]: اکرام الٰہی، بجوابِ انعام الٰہی، مرزا بشیر الدین مرزائی کی ایک تقریر کا رد۔

[۷]: مفتی صاحب نے قرآنِ مجید کا عام فہم ترجمہ بھی کیا ہے۔

## بیعت وخلافت :

غالبًا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دورانِ تعلیم ہی سلسلہ عالیہ قادریہ کے چشم وچراغ امام العلماء سید العرفاء شیخ المشائخ سیدنا ومولانا الحاج مطیع الرسول شاہ محمد عبد المقتدر قادری عثمانی قدس سرہ العزیز خلفِ اکبر امام اہلِ شریعت وطریقت قطب الواصلین شمس العارفین تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبد القادر قدس سرہ العزیز کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگئے تھے۔آپ کو اپنے شیخ سے بے حد عقیدت تھی، حضرت مفتی صاحب حج بیت اللہ شریف اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے بھی مشرف ہوچکے ہیں۔

## فیض یافتہ حضرات :

ویسے تو آپ سے ان گنت علماء استفادہ کیا ہے، لیکن ان میں سے اکثر وبیشتر حضرات کے اسماء محفوظ نہ ہو سکے،آپ کے چند ایک فیض یافتہ حضرات کے نام یہ ہیں:

[۱]: مولانا صاحبزادہ عبد الہادی پروفیسر اسلامیات حیدر آباد دکن، خلف الرشید حضرت عاشقِ رسول مولانا شاہ محمد عبد القدیر رحمہ اللہ تعالیٰ سجادہ نشین دربارِ عالیہ قادریہ، بدایوں شریف۔

[۲]: حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی، بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ گجرات۔

[۳]: حضرت علامہ مولانا مفتی امین الدین رحمہ اللہ تعالیٰ (کامونکی)

[۴]: حضرت مولانا احمد میاں جنیّر ضلع پونہ مدرس مدرسہ غوثیہ

[۵]: حضرت مولانا عبد الرشید صاحب آنولوی، مدرس مدرسہ اسلامیہ بدایوں شریف

[٦]: حضرت مولانا محمد اکرم خطیب اسلام آباد، مرکز الاولیاء ( لاہور)

[۷]: حضرت مولانا احمد حسن نوری فاضل نعیمیہ وخطیب جامع مسجد مغلپورہ ڈاکخانہ مرکز الاولیاء (لاہور)

[۸]: حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ، مرکز الاولیاء (لاہور)

[۹]: برادرِ محترم حضرت مولانا محمد عبد الغفار ظفر صابری فیصل آباد

## معاصرین جن کے ساتھ آپ کے گہرے مراسم تھے :

ایک زمانہ تھا جبکہ بریلی اور بدایوں کے حضرات علماء کرام میں شکر رنجی پیدا ہو گئی تھی، لیکن یہ اس دور کی بات ہے کہ وہ سب کچھ ختم ہو کر سابقہ تعلقات بحال ہو چکے تھے، مفتی صاحب فرماتے ہیں: کہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) کے ساتھ ہمارے تعلقات فارغ التحصیل ہونے سے بھی پہلے کے ہیں، جب فتنۂ اہلِ قرآن اٹھا، جس کی ایک جماعت صرف دو نمازیں اور دوسری جماعت تین نمازیں فرض مانتی تھی، تو ان کی تردید کے لئے آنولہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنف بہارِ شریعت اور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی خلفِ اکبر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ شریک تھے، اس موقع پر مولانا سردار احمد صاحب، حضرت صدر الشریعہ کے ساتھ تشریف لائے، آپ کی نوعمری کا دور تھا، لیکن طبیعت میں نہایت جوش تھا اور مناظرانہ صلاحیتیں خوب نمایاں تھیں، اس وقت آپ سے پہلی ملاقات ہوئی اس موقع پر اہلِ قرآن کی طرف سے کوئی نہ آیا اور اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

## فتنۂ مرزائیت کی سرکوبی :

کچھ عرصے کے بعد ضلع بدایوں کے ایک قصبے جگت میں ایک شخص مرزائیت کی تعلیم پا کر آیا اور فتنۂ مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی، اس فتنے کی سرکوبی کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا محمد سردار احمد تشریف لائے، اس وقت آپ نے دار العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کی بنیاد رکھ دی تھی، چنانچہ آپ نے مرزائی سے گفتگو کی، مرزائی نے جس طرح کہ ان کی عادت ہے ایک کاپی سے دیکھ دیکھ کر سوالات پیش کرنے شروع کر دیئے، حضرت مولانا محمد سردار احمد نے اسے نہایت ہی مسکت جواب دیئے، بالآخر اس نے یہ

کہہ کر راہِ فرار اختیار کی کہ میری ایک اور نوٹ بک جس میں سوالات لکھے ہوئے ہیں، مل گئی تو آپ سے مزید گفتگو کروں گا، اس طرح یہ مجلسِ گفتگو ختم ہوئی اور اہلِسنّت وجماعت کے مناظر مولانا محمد سردار احمد صاحب کو فتحِ عظیم حاصل ہوئی۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں: کہ ہم پاکستان بننے سے پہلے دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف اور پاکستان بننے کے بعد جامعہ رضویہ لائل پور دورۂ حدیث کے طلباء کا امتحان لینے کے لئے جایا کرتے تھے اور دستارِ فضیلت کے جلسے میں شرکت کیا کرتے تھے۔

## سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات :

مفتی صاحب سے حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے؟، تو آپ نے فرمایا:

ہاں! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور مارہرہ شریف میں آپ کی تقریر بھی سنی تھی، آپ بے شک اپنے دور کے مجدد تھے، آپ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اسے انتہا تک پہنچایا آپ کے رسائل مسلکِ اہلِسنّت وجماعت کے لئے کافی ووافی ہیں، لیکن چونکہ زبان عالمانہ ہے، اس لئے آپ کی تحریر اکثر وبیشتر عوام کی سمجھ سے بالا ہے۔

## عادات و خصائل :

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حافظ قاری اور بے مثل فقیہ اور محدث تھے، گفتگو میں انتہائی متواضع، بات کرتے وقت ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے اور شریعت کے انتہائی پابند تھے، بے شک آپ اس دور کے علماء میں منفرد شخصیت اور قابلِ زیارت ہستی تھے، ان کی موجودگی میں کوئی خلافِ شریعت بات کہتا، تو آپ فوراً اس کی اصلاح فرماتے، طلبا کو خصوصاً چند نصیحتیں فرمائیں:

[۱]: شریعتِ مقدسہ کی از حد پابندی کرنی چاہیے، اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم کو اسی سے علمِ دین کی کما حقہ برکت حاصل ہو سکتی ہے۔

[۲]: استاد کی انتہائی تعظیم کرنی چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا ہے انہی سے لینا ہے، ہمیں اساتذہ نے یہی سکھایا ہے۔

[۳]: مطالعے میں پہلے پورے غور سے عبارت کو درست کرنا چاہیے، پھر مطالب پر گہری توجہ دینی چاہیے۔

## ترجمۂ قرآن کی خصوصیات:

حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ تقریباً ۳۵ سال مغلپورہ ورکشاپ میں قرآن کا درس دیتے رہے اور آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا۔

ترجمہ کرتے وقت اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا ترجمہ سامنے رکھا، اس کے مشکل الفاظ آسان کئے، اور بعض مقامات پر وارد ہونے والے اشکالات کا جواب دینے کے لئے اپنی طرف سے اضافے بھی کئے۔

ایک ملاقات میں فرمایا ارشادِ ربانی ہے:

اِن تَتُوبَآ اِلَى اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُکُمَا۔ (پ ۲۸، التحریم: ۴)

یہ ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ اور حضرتِ سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خطاب ہے عام طور پر اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے، کہ "اگر تم دونوں توبہ کرو (تو تمہارے لئے بہتر ہے کہ) تمہارے دل میں کجی آگئی ہے"، اس ترجمہ کی بناء پر شیعہ کو اعتراض کا موقع مل جائے گا کہ معاذاللہ! امہات المؤمنین کے دلوں میں کجی آگئی تھی، تو وہ راہِ راست پر نہ ہوئیں، اس لئے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ:

"اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم اللہ سے توبہ کرو اور اس کی طرف جھک جاؤ (تو بہتر ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل تو (نبی کی محبت میں) پہلے ہی (سے) جھکے ہوئے ہیں"۔

کیونکہ صَغَتْ قُلُوبُکُمَا کا معنٰی ہے تمہارے دل جھکے ہوئے ہیں، کس طرف؟، ہم کہتے ہیں نبی کی محبت کی طرف، کیونکہ اس موقع پر انہوں نے جو کچھ کیا رسولِ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی محبت میں کیا تھا۔

ایک دوسری آیت ملاحظہ ہو: اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰى عِلْمٍ.

(پ ۲۵، الجاثیۃ: ۲۳)

مفتی عزیز احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

"بھلا اس شخص کو تو دیکھئے کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کے سمجھ دار اور علم والا ہونے کے اس کو گمراہی میں چھوڑ دیا"۔

عام طور پر وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا، اس پر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے، تو اس کا کیا قصور مفتی صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ گمراہی میں چھوڑ دیا۔ یعنی وہ ہدایت کے قابل ہی نہ تھا، اسے گمراہی میں چھوڑ دیا، اس طرح عام آدمی الجھن کا شکار ہونے سے بچ جائے گا۔

حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: کہ آخری دنوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پوچھنے لگے کہ علامہ شعرانی کون تھے؟ افلاطون کون تھا؟، ہم نے اساتذہ سے سنا ہے، کہ اسے افلاطونِ الٰہی کہا کرتے تھے؟، اور لقمان حکیم کون تھے؟، جو کچھ مجھے معلوم تھا عرض کیا پھر ایک دن حاضر ہوا تو عرض کیا کہ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ لقمان حکیم حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ ان کے خالہ زاد بھائی تھے، مفتی صاحب کو میں نے کبھی کسی پہ ناراض ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا اس دن خوش دیکھا بار بار یہی فرماتے: کہ لقمان حکیم کے بارے میں جان کر بڑی خوشی ہوئی، کئی لوگوں سے میں نے پوچھا تھا لیکن کسی نے نہیں بتایا اگر پہلے ہمیں معلوم ہو جاتا تو ہم حاشیہ قرآن میں لکھ دیتے، خیر آیندہ ایڈیشن میں لکھ دیں گے۔

ایک دن حاضر ہوا تو فرمانے لگے: آج ٹیپ ریکارڈ سے قرآنِ پاک کا ترجمہ سن رہا تھا، تو یہ آیتِ مبارکہ اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ ٪(۷) (پ ۱۳، الرعد: ۷) کا ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ کیا تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی" وَّلِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ "کے ترجمہ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا معنٰی یہ ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر قوم کے ہادی ہیں یہ اچھا ترجمہ ہے۔

غرض یہ کہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہر وقت کسی دینی مسئلے، قرآن کی آیت، یا کسی حدیث شریف یا بزرگانِ دین کے ارشادات کے بارے میں غور و فکر کرتے رہتے تھے، انہوں نے تیسیر البیان فی ترجمۃ القرآن عرف ترجمۂ قادری کے نام سے قرآنِ پاک کا ترجمہ لکھا، ان کی خواہش تھی کہ یہ ترجمہ اور اس کے حاشیہ پر تفسیر ابنِ عباس کا وہ ترجمہ چھپ جائے۔ جو آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر بدایونی قدس اللہ سرہ العزیز نے کیا تھا، اس سلسلے میں کافی دگ و دو کی گئی مگر کہیں کامیابی نہ ہو سکی بلکہ اسی اثناء میں قدیم نسخہ بھی کھو گیا، لیکن مفتی صاحب مایوس نہیں ہوئے ہندوستان سے ایک اور نسخہ منگوا کر پھر سے مصروفِ کوشش ہو گئے، بالآخر ڈاکٹر مسعود حفیظ رفاعی مد ظلہ نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچایا۔

یہ واضح طور پر مفتی صاحب کی کرامت تھی کہ جس کام کے مکمل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، مفتی صاحب کی ہمت کی بدولت پایۂ تکمل کو پہنچ گیا۔

## سفرِ آخرت :

دین متین کی خدمت کرتے ہوئے آخری سالوں میں مفتی صاحب نے، کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور اپنے صاحبزادے شکیل احمد کے پاس رہائش اختیار کی اور وہیں ۳ذوی الحجۃ الحرام، ۷جولائی ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء کو اپنے دور کے عظیم محدث، جلیل القدر مفسر، یادگارِ اسلاف، پیکرِ زہد و تقویٰ حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی قدس سرہ وصال فرماگئے، جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو لاہور میں ان کی نمازِ جنازہ شارح بخاری حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی مدظلہ نے پڑھائی اور گڑھی شاہو کے قبرستان میں حضرت سید جان محمد حضوری رحمہ اللہ تعالی کے مزارِ پر انوار کے سائے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ (نور نور چہرے، ص۱۹۹- ۲۲۰)۔

## علم و فضل اور تقوی و طہارت کے نورانی پیکر:

صبر واستقامت بہترین انسانی اوصاف ہیں، اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر خصوصی کرم ہوتا ہے جنہیں ان اوصاف میں کمال عطا کیا جاتا ہے، ۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے کہ گڑھی شاہو مرکز الاولیاء لاہور کے ایک عالمِ دین کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے نکاح کی تقریب تھی، دوست احباب، رشتہ دار اور علماء ومشائخ جمع تھے، اچانک کراچی سے (تار) کال موصول ہوئی، کہ آپ کے صاحبزادے شکیل احمد ایک ہنگامے میں جاں بحق ہو گئے ہیں، دل ہلا دینے والی یہ اطلاع کسی دھماکے سے کم نہ تھی کوئی شخص کتنا ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہوتا اس دل دوز خبر کو برداشت نہ کر سکتا، اس کی ہمت جواب دے جاتی اور پل بھر میں مسرت وشادمانی کی یہ تقریب ماتم کدہ بن کر رہ جاتی۔

اللہ اللہ ! اس عالم دین اور مردِ درویش کا حوصلہ کہ ایک آہ تک ان کے لبوں پر نہ آئی اور ایک آنسو تک ان کی پلکوں پر دکھائی نہ دیا، حد یہ کہ کسی کو حتی کہ اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی خبر نہ ہونے دی تاکہ بیٹی کا فرض خیر وخوبی کے ساتھ انجام دیا جائے اور اس میں کوئی خلل پیدا نہ ہو، نکاح ہو گیا تب اس خبر کا اظہار کیا سننے والے انگشت بدنداں رہ گئے، اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ کیا کوئی باپ اتنے مضبوط دل ودماغ کا مالک بھی ہو سکتا ہے کہ اسے اتنی وحشتناک خبر پہنچے اور وہ اپنے کسی بھی انداز سے پریشانی ظاہر تک نہ ہونے دے، یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی مضبوط دل اعصاب والا آدمی ایسے موقع پر اپنی زبان سے رنج والم کا اظہار کرے لیکن کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے،

کہ اس کے چہرے پر بھی حزن وملال کی پرچھائیں نہ پڑے۔ دراصل وہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت میں اس قدر مستغرق تھے اور ان کی شخصیت پر آداب شریعت کی چھاپ اس قدر گہری تھی کہ وہ تسلیم ورجا پیکرِ جمیل بن گئے تھے، ان کا دل اطمینان وسکون کا گہوارہ تھا، اور ان کے چہرے پر سمندر کا سکون تھا، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ (۶۲) (پ۱۱، یونس: ۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف نہ کچھ غم۔

## صفتِ اولیاء اللہ:

یہاں موقع کی مناسبت سے سورہ یونس کی آیت کریمہ نمبر ۶۲ کے تحت صدر الافاضل، بدر الاماثل سید مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی کی بیان کردہ تفسیر سے ایک نہایت جامع اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

ولی کی اصل ولاء سے ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قُربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے دلائل قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قُربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صفتِ اولیاء اللہ کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین ومددگار ہوتا ہے۔

متکلّمین کہتے ہیں: ولی وہ ہے جو اعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔

بعض عارفین نے فرمایا:

کہ ولایت نام ہے قُربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو سورہ یونس کی آیت نمبر ۶۳ میں مذکور ہے:

''اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ'' ترجمۃ: وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔
یعنی: ایمان و تقوی دونوں کا جامع ہو۔ بعض عُلَماء نے فرمایا: کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے مَحبت کریں، اولیاء کی یہ صفَت احادیثِ کثیرہ میں وارِد ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ارشاد فرمایا:
اَوۡلِیَاءُ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ اِذَارُؤُوۡا ذُکِرَ اللّٰہُ، یعنی: اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ (کنز العمال، الحدیث ۱۷۷۹، ج ۱، ص ۲۱۴)
بعض اکابر رحمھم اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
ولی وہ ہیں جو طاعت سے قُربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حقِ بندگی ادا کرنے اور اس کی خَلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے۔ یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفَت بیان کر دی گئ ہے جسے قُربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل و شرف رکھتا ہے۔
ارباب علم ودانش نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے کی شہادت والا واقعہ سنا تو اس عالی ہمتی پر ششدر رہ گئے۔
چنانچہ حضرت مولانا عبد الحامد بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
،، حضرت یعقوب علیٰ نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر کے بارے میں سنا تھا، لیکن لاہور میں اس کا عکس اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا،،۔

## دردوسوز میں ڈوبا ہوا خط :

یہ عالمِ دین، رہبرِ شریعت وطریقت حضرت مولانا حافظ قاری مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ جو اپنے دور کے عظیم محدث اور مفسر تھے، بڑے بڑے علماء ان کی حلقۂ شاگردی میں داخل تھے، حکیم الامت مفسر قرآن حضرت مولانا احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے شاگردوں میں سے تھے، انہیں یہ اطلاع ملی، تو انھوں نے درد وسوز میں ڈوبا ہوا خط استاذِ گرامی کی خدمت میں ارسال کیا۔ باوجودیکہ خود شہرہ آفاق علمی شخصیت تھے، ان کے مکتوبِ گرامی کے ایک ایک لفظ سے نیاز مندی اور عقیدت جھلکتی ہے۔

لفافے پر پتا یوں لکھا ہوا تھا:

بملاحظہ قدسیہ حضرت استاذِ محترم مفتی مولانا الحاج حامیٔ ملت ماحیٔ فتنت سیدی واستاذی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

کل بروزِ جمعہ محترم ومکرم عبد الرحیم صاحب شامی کی زبانی ایک ایسی حادثۂ جانکاہ کی خبر ملی جسے سن کر بہت ہی صدمہ ہوا، وہ یہ کہ حضورِ والا کی دختر نیک اختر کی شادی تھی اور عین شادی کے جشن میں نوجوان فرزند شکیل احمد صاحب کی وفاتِ حسرت آیات کا تار ملا۔

حقیقت ہے کہ ایسے واقعات انسان کی برداشت سے باہر ہوتے ہیں، مگر یہ معلوم ہو کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حضورِ والا نے صبر وحوصلہ کا ریکارڈ توڑ دیا، اس تار کی اطلاع کسی حتی کہ مرحوم کی والدہ کو بھی نہ دی اور نہ اپنے کسی انداز سے ظاہر ہونے دیا کہ آپ کے دل پر یہ صدمہ گزرا ہے تاکہ لڑکی کے فرض سے سبکدوش ہو جائے۔ ایسا صبر یا تو احادیث میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ پاک کا پڑھا تھا، یا آج آپ کے متعلق معلوم ہوا، یقیناً ان شاء اللہ عزوجل! حضورِ والا کے مدارج ومراتب عند اللہ بہت ہی ہیں، جو ہم گنہگاروں کے خیال ووہم سے وراء ہیں، رب تعالیٰ آپ کو اس صبرِ عظیم کا بہترین صلہ عطا فرمائے، اور حضورِ والا کے قرب کو نیز مرحوم کی والدہ ماجدہ اور تمام اعزہ واقارب کو صبرِ جمیل واجرِ جزیل بخشے اور ہم گنہگاروں کے پاس بجز ان رسمی ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے اور کیا ہے؟ صبر واجر دینے والا تو رب تعالیٰ ہے۔

کیا صاحبزادہ مرحوم اس شادی میں شرکت کے لئے لاہور نہ آئے تھے؟ امید ہے کہ اس عریضہ کے جواب سے نوازا جاؤں گا۔

والسلام مع الاحترام والاکرام!

میرا پتہ صرف یہ ہے:
مفتی احمد یار خان، نعیمی کتب خانہ، گجرات

## حیرت انگیز صبر کا اجر:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس حیرت انگیز صبر کا یہ اجر عطا فرمایا کہ بعد میں یہ خبر غلط ثابت ہوئی، جناب شکیل احمد بدایونی اگرچہ ہنگامے میں زخمی ہوگئے تھے، مگر اللہ تعالیٰ

نے ان کی زندگی محفوظ رکھی اور انہیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ عظیم والد کی زندگی کے آخری سالوں میں بہترین خدمت کا موقع ملا اور ان کے گھر واقع کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہی سے مفتی صاحب کا جنازہ اٹھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

## بیعت وخلافت :

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بدایوں کے مشہور علمی وروحانی خانوادے کے عظیم المرتبت شیخ حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے اور سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ان کے بھائی حضرت مولانا عاشق الرسول شاہ عبد القدیر بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مجاز تھے۔

## آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ :

برادرِ محترم مولانا محمد عبد الغفار ظفر صابری مدظلہ کو مفتی صاحب نے خلافت واجازت سے نوازا تھا۔

## اولاد کا چندہ :

برادرِ محترم مولانا محمد عبد الغفار ظفر صابری مدظلہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مفتی صاحب جامعہ رضویہ فیصل آباد کے جلسۂ دستارِ فضیلت میں بعد از نمازِ ظہر تقریر فرمارہے تھے، دورانِ تقریر مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلواؤ اور اہلسنّت وجماعت کے مدارس میں داخل کراؤ۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ مدرسے کی چھت پر چہل قدمی فرمارہے تھے مسکراتے ہوئے فرمانے لگے مفتی صاحب کا انداز بڑا عجیب ہے، دوسرے علماء روپے پیسے کا چندہ مانگتے ہیں، لیکن مفتی صاحب اولاد کا چندہ مانگتے ہیں۔

## اندازِ محبت وشفقت :

حضرت مفتی صاحب کی محبت وشفقت کا انداز بڑا دل کش تھا۔ اصاغر نوازی بھرپور انداز میں فرماتے، ۱۹۷۰ء میں راقم الحروف (حضرت قبلہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب) نے ایک رسالہ بنام "مسائل اہلسنّت بجواب مسائل نجدیت" تحریر فرمایا۔ مفتی صاحب نے یہ رسالہ ملاحظہ فرمایا، تو کئی کلماتِ تحسین ارشاد فرمائے، پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تو کئی بار فرمایا: کہ یہ رسالہ عوام اہلسنّت کے لئے مفید ہے اسے دوبارہ چھپوادینا چاہیے۔ چنانچہ فروری ۱۹۸۹ء میں چھپوا کر ان کی خدمت میں پیش کیا، تو بہت خوش ہوئے اور راقم کی درخواست پر چند کلماتِ تقریظ لکھوائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ رسالہ مسائل اہلسنّت عقائد اہلِسنّت میں بے حد مفید ہے، تمام اہلِسنّت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں، اور یہ حدیث مدنظر رکھیں، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

،،اِنَّ الدِّیۡنَ بَدَاَ غَرِیۡبًا وَیَرۡجِعُ غَرِیۡبًا فَطُوۡبٰی لِلۡغُرَبَاءِ الَّذِیۡنَ یُصۡلِحُوۡنَ مَا اَفۡسَدَ النَّاسُ مِنۡ بَعۡدِیۡ مِنۡ سُنَّتِیۡ،،

یعنی: دین کا آغاز غربت میں ہوا اور وہ اپنی حالت کی طرف لوٹ جائے گا، خوشخبری ہو غرباکے لئے اور یہ وہ لوگ ہیں کہ دوسروں نے جو میری سنّت کو بگاڑ دیا تھا، اسے درست کریں گے۔

(الترمذی، ج۹، ص۲۱۹، الحدیث: ۲۵۵۴)

آپ یہی کام کر رہے ہیں کہ لوگوں نے جو خرابیاں پیدا کی ہیں، انہیں دور کر رہے ہیں۔

۲۹مارچ۱۹۸۹ء

عزیز احمد قادری عفی عنہ

## قوتِ حافظہ:

ایک دن راقم الحروف حضرتِ قبلہ علامہ مولانا شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عیادت اور زیارت کے لئے حاضر ہوئے، تو یہ حدیث سنائی:

حضرتِ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المُرسَلین، رَحمَۃُ الِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ:

،،جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں،،۔

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ :

،،جو مسلمان صبح کو کسی مسلمان کی عیادت کو نکلتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو مریض کی عیادت کرنے نکلتا ہے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگا دیا جاتا ہے،،۔ (الترغیب والترہیب، الحدیث : ١١، ج ۴، ص ١٦۴)

پھر ایک دوسری حدیث بیان کی :

،،حضرتِ سیدنا ابو داود نے معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رحمتِ عالمیان، سرور کون ومکان، رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ،،جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے، اگر وہ تمھارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے،،۔

(سنن ابي داود، الحدیث : ١۴۵٣، ج ٢، ص ١٠٠)

پھر فرمانے لگے : یہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت ہے۔

مجھے جہاں ان کی بزرگانہ شفقت نے مسحور کیا، وہاں اس خیال نے حیرت میں ڈال دیا کہ اس پیرانہ سالی اور گونا گوں امراض کے باوجود حافظے کا یہ عالم کہ احادیث اس طرح بیان کرتے ہیں، جیسے حافظِ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔

٢٠ دسمبر ١٩٨٧ء کو حاضرِ خدمت ہوا تو فرمانے لگے : میں عموما یہ دعا کرتا ہوں :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا وَاَوْلَادَنَا اِیْمَانًا کَامِلًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَفَہْمًا کَامِلًا وَرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَاسِعًا وَصِحَّۃً وَعَافِیَۃً وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَقَلْبًا شَاکِرًا وَعَمَلًا صَالِحًا مُتَقَبَّلًا وَتَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔

یعنی : اے اللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمانِ کامل، علم نافع اور فہم کامل، رزق حلال، وطیب اور وسیع، صحت وعافیت، زبان ذکر کرنے والی، دل شکر گزار، عمل صالح ومقبول اور خالص توبہ عطا فرما"۔

٨ جولائی ١٩٨٩ء کو جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو میں حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے محفل قل خوانی منعقد ہوئی، جس میں علماء کرام بڑی تعداد میں شریک ہوئے، اس محفل میں مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مشہور ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں، اور ایک جگہ دو عالم اکٹھے نہیں رہ سکتے ۱۹۵۷ء میں جامعہ نعیمیہ، چوک دال گراں سے گڑھی شاہو منتقل ہوا، ۳۱سال تک مفتی صاحب کو مجھ سے اور نہ ہی مجھے ان سے شکایت پیدا ہوئی"۔

## پابندِ سنّت :

آج کل علماء سے بہت سی سنّتیں رہ جاتی ہیں، حضرت قبلہ مفتی صاحب نے پوری زندگی کسی بھی مرحلے پر کسی بھی جگہ کوئی عمل خلافِ سنّت نہیں کیا، نہ صرف خود بلکہ یہ بھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ دوسرا خلافِ سنّت عمل کرے۔ مفتی عبد الحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ ہر عالم ولی ہوتا ہے، اگرچہ فی زمانہ کلی طور پر یہ بات نہیں کی جاسکتی، لیکن میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ ہر پہلو سے ولی تھے۔ آج وہ ہم سے جدا ہوگئے ہیں، ان سے درخواست ہے کہ آیندہ بھی اپنے فیوض وبرکات جاری رکھیں۔ آمین

## سنتِ نبوی کو زندہ کرنا :

چنانچہ: نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:

جس نے میرے (وصالِ ظاہری کے) بعد میری کسی مٹی ہوئی سنت کو زندہ کیا تو اسے اس سنت پر عمل کرنے والوں کی مثل ثواب ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی، اور جس نے گمراہی والی بدعت ایجاد کی جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم راضی نہیں تو اسے اس پر عمل کرنے والوں جتنا گناہ ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

(جامع الترمذی، الحدیث: ۲۶۷۷، ص۱۹۲۱)

## آپ کا علمی مقام ومحدثانہ مرتبہ :

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابقہ ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے فرمایا:

"حضرت فقیہ عصر مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسی سادہ زندگی بسر کرتے تھے، کہ ناواقف آدمی اسے دیکھ کر ان کی عظمت کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا، مفتی صاحب ہر سال جامعہ رضویہ، فیصل آباد کے درجۂ حدیث کے طلباء کا امتحان لیا کرتے تھے، جس سال میں نے دورۂ حدیث کیا اس سال بھی حسبِ معمول مفتی

صاحب امتحان لینے تشریف لائے۔ ہماری خواہش تھی کہ کوئی معروف شخصیت مثلاً مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی یا شیخ القرآن حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ کے پاس امتحان ہوتا، تو امتحان دینے کا لطف دوبالا ہو جاتا، مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ تھا کہ ایک ایک طالب علم کو بلاتے اور اس کا امتحان لیتے۔ ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اچھے اچھے فاضل علماء میں سے جو بھی کمرۂ امتحان سے باہر آتا پیشانی سے پسینہ پونچھتا ہوا ہی باہر نکلتا، مفتی صاحب حدیث شریف کی عبارت سے ہی ایسے ایسے سوالات اٹھاتے کہ علماء حیرت زدہ رہ جاتے، تب ہمیں احساس ہوا کہ مفتی صاحب کا علمی مقام اور محدثانہ مرتبہ کیا ہے۔

## خوفِ خدا :

مولانا احمد حسن نوری مدظلہ نے بیان کیا:

"مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نعیمیہ کی جامع مسجد میں طویل عرصہ تک امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے ان کے تقویٰ اور طہارت کا اثر یہ تھا کہ کسی کو ان کے سامنے مجال دم زدن نہ تھی۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں اٹھارہ تراویح پڑھانے کے بعد مفتی صاحب کو محسوس ہوا کہ ان کے پائنچے پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے، مقتدیوں کو ٹھہرنے کا اشارہ کیا، جاکر پاجامہ تبدیل کیا اور واپس آکر دوبارہ عشاء کی نماز اور تراویح پڑھائی، دنیا میں وہ غالباً واحد امام ایسے تھے جنھوں نے اتنی احتیاط کا مظاہرہ کیا اور کسی مقتدی کو چون وچرا کی جرأت نہ ہوئی"۔

بلاشبہ خوفِ خدا عزوجل ہماری اُخروی نجات کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عبادات کی بجاآوری اور منہیات سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا عزوجل ہے۔ خوفِ خدا عزوجل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

،،رَاسُ الحِکۡمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ ،،

یعنی: حکمت کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے۔(کنزالعمال: رقم ۵۸۷۳)

خوفِ خدا عزوجل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلاء ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ج ۴)

## احترامِ باہمی کی عظیم مثال :

ایک مجلس میں جامعہ نعیمیہ لاہور کے امام وخطیب مولانا چودھری محمد اشرف نے بیان کیا کہ جامعہ نعیمیہ میں قاضی کورس کے افتتاح کے موقع پر غزالیٔ زماں حضرت علامہ سعید احمد کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے افتتاح کے بعد غزالیٔ زماں تشریف لے جانے کے لئے کار میں بیٹھے تو میں نے عرض کیا کہ: حضرت مفتی صاحب سلام کہتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ میرے لئے دعا فرمائیں، حضرت غزالیٔ زماں فوراً کار سے نیچے اتر آئے اور فرمایا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ مریدین اور معتقدین کا جمِ غفیر ساتھ تھا۔ حضرت غزالیٔ زماں نے پہلے تو حضرت مفتی صاحب کے ہاتھوں کو بوسہ دیا پھر ایک سو روپے بطورِ نذر پیش کئے اور حضرت مفتی صاحب سے دعا کروائی۔

اللہ اللہ! کیا کسرِ نفسی تھی؟ اور بزرگوں کا کیا ادب واحترام تھا؟، علم وفضل کا ہمالہ ہونے کے باوجود اس قدر تعظیم اور اتنی محبت کا اظہار، ان ہی قدسی صفات حضرات کا شیوہ تھا اور ہمارے لئے احترام باہمی کی عظیم مثال، کاش موجودہ دور کے علماء میں اس باہمی احترام اور محبت کا عکس ہی پایا جاتا۔

## ملکِ پاکستان کے شیدائی:

حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے جناب شکیل احمد نے بتایا کہ حضرت مولانا عبد الحامد بدایونی اور بدایوں کے دیگر علماء اہلِسنّت کی طرح مفتی صاحب بھی کٹر مسلم لیگ اور نظریۂ پاکستان کے زبردست حامی تھے جبکہ ہمارے ماموں اور ننھیال دیگر افراد صاحبِ ثروت بھی تھے، اور پکے کانگریسی بھی، انہیں مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں مفتی صاحب کی کارروائیاں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ دشمنی اور ایذا رسانی پر اتر آئے تھے۔

## مرکز الاولیاء (لاہور) میں تشریف آوری:

دیگر وجوہ کے علاوہ مفتی صاحب کی مرکز الاولیاء لاہور تشریف لانے کی ایک وجہ ان کی عداوت بھی۔ ۱۹۴۵ء میں مفتی صاحب لاہور تشریف لے آئے اور تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اکثر مسلم لیگ کے جلسوں میں تشریف لے جاتے۔

## چین وعرب ہمارا پاکستان ہمارا:

جناب شکیل احمد فرماتے ہیں: کہ کئی جلسوں میں مجھے اور میرے بڑے بھائی کو بھی ساتھ لے جاتے ہمیں وہ مشہور ترانہ بھی یاد کرایا ہوا تھا، جس میں کہا گیا:

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

مگر مفتی صاحب ہمیں حکم دیتے، اس طرح پڑھو:

چین و عرب ہمارا پاکستان ہمارا

قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی مہاجرین کے قافلے آنے لگے، مفتی صاحب نے ان کے لئے اپنی مسجد وسیع وعریض صحن میں کیمپ لگوائے، جہاں مہاجرین کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا۔

جناب شکیل احمد کا بیان ہے کہ: ان ہی قافلوں میں ہمارے ماموں بھی آگئے لیکن میری والدہ نے ان سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کانگریسی ہیں، اور پاکستان کے دشمن ہیں، چنانچہ وہ کراچی چلے گئے، ۱۹۶۴ء میں مفتی صاحب ہماری والدہ ماجدہ کے ہمراہ حج وزیارت کے لئے جانے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن وحدیث کے مطابق رشتہ داروں سے صلۂ رحمی ضروری ہے، اس لئے اب ناراضگی ختم ہو جانی چاہئے، تب ہماری والدہ نے اپنے بھائی سے ملاقات کی، یہ حضرت مفتی صاحب کا دوسرا حج تھا، اس کے علاوہ پانچ چھ بار عمرے کی سعادت حاصل کی۔

## پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کا مقصد:

جناب شکیل احمد ہی کا بیان ہے کہ: قیامِ پاکستان کے بعد یومِ پاکستان کے موقع پر غالبا گورنر ہاؤس میں ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں امراء ووزراء شریک تھے، اان کی بیگمات بھی بے پردہ شریک محفل تھیں، اجلاس کے آغاز میں مفتی صاحب کو تلاوت کی دعوت دی گئی، اس وقت تلاوت کے ساتھ ترجمہ کا اہتمام نہیں ہوتا تھا، مفتی صاحب نے ان آیات کی تلاوت کی جن میں پردے کا حکم ہے اور بعد از تلاوت ان آیات کا ترجمہ بھی کرنا شروع کر دیا، اس وقت کے امیر صاحب نے پیچھے سے شیروانی پکڑ کر کھینچی اور کہا کہ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن مفتی صاحب نہ مانے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ مختصر سی تقریر بھی کر دی، اور آخر میں یہ بھی کہا کہ پاکستان اس لئے نہیں بنایا گیا کہ یہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے اور اس کے بعد سرکاری تقریبات میں بہت کم شریک ہوتے تھے۔ حضرت مولانا امین الحسنات سید خلیل احمد قادری مدظلہ نے قل شریف کی محفل میں بیان کیا کہ: جب قیامِ پاکستان کے بعد جمعیۃ العلماء پاکستان قائم کی گئی، تو حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صدر اور غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے

جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے، جمعیت نے فیصلہ کیا کہ متبحر علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا جائے، تاکہ کسی دینی مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہو جائے، تو ان علماء کی طرف رجوع کیا جائے اور ان کا فیصلہ حرفِ آخر ہو، اس بورڈ میں مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری اور حضرت فقیہِ عصر مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی کا نام سر، فہرست تھا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ (نور نور چہرے والے، ص ۱۹۹- ۲۲۰)

# Dawat-e-Islami

**The Global Islamic Organization of Quran & Sunnah**

Dawat-e-Islami is founded by Sheikh-e-Tariqat, Ameer-e-AhleSunnat Hazrat Allama Moulana Muhammad Ilyas Attar Qadri دامت برکاتہم العالیہ in 1981 In Babul Madina Karachi, Pakistan.
Dawat-e-Islami is serving Ummah with its Islamic Centers in more than 200 countries of the world. More 80 than different departments are being formed in order to process the Islamic and welfare work in more effective manner. For example: Jamia tul Madina, Madrasa tul Madina, Majlis Khuddam ul Masajid, Madani Qafila, Madani Tarbiyat Gah, Madani Channel etc.

## Connect to dawat-e-Islami

Dawat-e-Islami on Facebook
http://www.facebook.com/dawateislami.net

Dawat-e-Islami on Yahoo Group
http://groups.yahoo.com/subscribe/DawateIslami-WorldWide

Dawat-e-Islami on Google Group
http://groups.google.com/group/dawateislamiworldwide

Dawat-e-Islami on Twitter
http://twitter.com/MadaniChannel

Dawat-e-Islami on Youtube
http://www.youtube.com/madanichannel

Dawat-e-Islami on Flickr
http://www.flickr.com/photos/dawateislami

Dawat-e-Islami on Linkedin
https://www.linkedin.com/in/dawateislami

Website: www.dawateislami.net

MADANI CHANNEL

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)